جاء الحق وزھق الباطل

غیر مقلدین کے دجل وفریب کا انکشاف

جس میں بزعم خویش غیر مقلدین کی طرف سے علماء دیوبند کے عقائد (علم غیب، مردہ ہنسنے لگا، مادر رحم کی خبر اور عقیدہ وحدۃ الوجود پر کیے گئے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔

از
عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری

حسب ایماء
استاذ الاساتذہ حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمانی
سابق محقق شیخ الہند اکیڈمی دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم!امابعد:

احقر العباد عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری حنفی اہل انصاف کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ چندایام قبل حدیث رسول ﷺ ''الدین النصیحة'' کے تئیں مدرسہ عربیہ بیت العلوم بنکے گاؤں، سدھارھ نگر (یوپی) کی جانب سے دواشتہار شائع ہوئے، ایک میں غیر مقلدین کے بائیس مسائل انکی معتبر کتب سے عوام کے سامنے لائے گئے، دوسرے میں تیں وجوہ سے اہل مکہ و مدینہ اور اہل حدیث کے درمیان اصولی وفروعی اختلاف ثابت کیا گیا، چاہئے تو یہ تھا کہ فریق مخالف سنجیدگی سے اس پرغور کرتا اور مشتہر کوداد تحسین دیتا، مگر سنجیدگی کے بجائے غیض وغضب اور احسان ناشی کے بجائے احسان فراموشی کا اظہار کرتے ہوئے مدرسہ ''معین العلوم'' بھٹیا، سدھارھ نگر کی جانب سے ایک پمفلٹ شائع ہوا جس میں بجائے جواب کے کتب احناف سے انیس مسائل لکھے گئے، جس کا کافی وشافی جواب احقر نے ''غیر مقلدین کی ناحق خامہ فرسائی کا تحقیقی جائزہ'' نامی رسالہ سے دیااور ضمناً قرآن وحدیث کے خلاف ان کے تقریباً پچیس مسائل بھی لکھ دیا، اس رسالہ کو پڑھنے کے بعد فریق مخالف کا فرض بنتا تھا کہ وہ سارے مسائل کا جواب دیتا اور ان اختلافات کوختم کرنے کی کوشش کرتا جواہل مکہ ومدینہ اور اہل حدیث کے درمیان تیں وجوہ سے ثابت کیا گیا تھا مگر ان سب سے نظریں چراتے ہوئے عقائد کے بجائے حکایات و واقعات اور فضائل کی کتابیں اٹھا کر علماء دیوبند کا عقیدہ کشید کرنے کی کوشش کی گئی مگر ''کھودا پہاڑ نکلی چوہیا'' کے مصداق بزعم خویش چار عقائد پیش کئے گئے ''علماء دیوبند کا علم غیب، مردہ ہنسنے لگا، مادرِ رحم کی خبر، عقیدۂ وحدۃ الوجود''۔آپ کی خدمت میں ان چاروں کے جواب مع اشتہار پیش ہے۔

قولہ:- اتحادواتفاق اللہ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔

اقول:- بلکہ ایک عظیم دولت اور سرمایہ بھی ہے اس لئے کہ اسی میں سیاسی وتنظیمی کوششوں میں فلاح و بہبودی اور نتیجہ خیزی، دشمنوں پر غلبہ و بلند ہمتی اور مسلمانوں کی کامیابی کا راز مضمر ہے، اگر خوانخواستہ امت مسلمہ انتشار کا شکار ہوجائے اور امت کا اتحاد اختلاف سے بدل جائے تو مسلمانوں کا رعب ودبدبہ ختم ہوجائیگا، اورقوم فتح وظفر سے محروم ہوجائیگی (سورۂ الانفال آیت ۴۶) شاید آپ کو یاد ہوانگریزوں کے دور سے پہلے جب پورا ہندوستان حنفیت پر متفق تھا عالم،

فاضل، قاضی، مفتی، اور حاکم سب حنفی تھے مساجد و مدارس ہوں یا عدالت و خانقاہ ہر جگہ فقہ حنفی کے مطابق احکام جاری ہوتے تھے (ترجمان وہابیہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۰،۱۱) کسی کے اندر یہ ہمت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کو ترچھی نگاہ سے دیکھ لے مگر جب آپ کے آباء واجداد کی جانب سے اشتہار بازی شروع ہوئی، پمفلٹ تقسیم کئے جانے لگے، رفع یدین ،آمین بالجہر اور قرأت فاتحہ جیسے فروعی مسائل کو حق و باطل کا درجہ دیکر فقہ حنفی سے لوگوں کو بدظن کرنے کا پروپیگنڈہ کیا جانے لگا، جہاد کے خلاف فتویٰ بازی ہونے لگی (ترجمان وہابیہ ص ۱۲۱) تو ہزاروں مساجد کو شہید اور مدارس کو اصطبل بنادیا گیا اور نہ جانے کتنے مسلمان شہید کردئے گئے۔

قولہ:- الحمد للہ موضع بھٹیا و دھسہا و اطراف و اکناف کے مسلمان اختلافِ مسلک کے باوجود ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

اقول:- ان میں سب سے زیادہ میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔

قولہ:- ان کی آپس میں رشتہ داریاں اور دوستانہ مراسم قائم ہیں۔

اقول:-

گل و گلچیں کا شکوہ بلبل ناشاد نہ کر　　　تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

اس سے انکار نہیں، سوال یہ ہیکہ آپ کے دھرم میں یہ رشتہ داریاں اور دوستانہ مراسم جائز بھی ہیں یا نہیں؟ آپ کے عبدالشکور عبدالقادر صاحب حصاروی کے بقول تو مقلدین، مشرک جھوٹے، جہنمی، گمراہ اور فرقۂ ناجیہ سے خارج ہیں، نیز ان سے میل جول اختلاط و دوستی شادی بیاہ سب حرام و ناجائز ہے پڑھئے "**سیاحۃ الجنان بمنا کحۃ اھل الایمان**"۔

قولہ:- بھائی چارگی کے اس خوشگوار ماحول کو نفرت اور اختلاف میں بدلنے کی منصوبہ بند کوشش احباب دیوبند کی طرف سے کی گئی۔

اقول:-

نہ تم صدمہ ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے　　　نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رُسوائیاں ہوتیں

اسی بھائی چارگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہم اس وقت خاموش تھے جب مولانا....کی طرف سے گالیاں دی جارہی تھی (دیکھئے غیر مقلدین کا آئینہ عبدالحفیظ رحمانی) آج جب بنکے گاؤں سے اشتہار شائع ہوا تو آپ کیوں اس خوشگوار ماحول میں نفرت کا بیج بونے اور اتحاد کو اختلاف سے بدلنے کے لئے نہتھے میدان میں آگئے؟ محترم! احبابِ دیوبند نفرت اور اختلاف نہیں پیدا کرتے

اس کے اصل محرک اور داعی تو آپ ہیں۔

قولہ:- اور اب بڑے جذبات کے ساتھ موضع دھسہا کی جانب سے ایک غیر معروف کمیٹی بزعم خویش میدان تحقیق میں اتری ہے۔

اقول:- محترم! آپ کی معصومیت اور اردو دانی پر ترس آرہا ہے میرا مشورہ ہے کہ آپ کسی کے بہکاوے میں مت آیئے چھوڑیئے میدان، کسی اور کو بھیجئے اس لئے کہ آپ اردو سمجھنے سے بھی قاصر ہیں اسی لئے تو ''یکے از ابنائے قدیم'' کو کمیٹی سے تعبیر کررہے ہیں، جناب من! یہاں آپ کے خلاف کوئی کمیٹی ہاتھ دھل کر نہیں بیٹھی ہے یہ تو آپ لوگوں کا کام ہے کہ جگہ جگہ علمائے احناف اور کتب احناف کے خلاف محاذ قائم کئے ہوئے ہیں، بلکہ اب تو ''لجنۃ العلماء السّلفیہ'' نامی ایک کمیٹی بھٹیا جیسے گاؤں میں بھی قائم کردی گئی جس کے رکن رکین آپ جیسے اردو داں ہیں۔

قولہ:- اہل علم اصحابِ بصیرت حیران ہوجاتے ہیں۔

اقول:- اہل علم واصحاب بصیرت نہیں بلکہ صرف آپ حیران ہورہے ہیں۔اور آپ کے حیرانی کی وجہ تقلید کے موضوع پر لکھی جانے والی کتابوں سے بے خبری ہے۔

قولہ:- جب کوئی تقلید جامد میں گرفتار تحقیق کا دعویٰ کرتا ہے۔

اقول:- آپ کو تقلید کا معنی ہی معلوم نہیں چونکہ آپ علمائے دیوبند کیخلاف میدان میں آئے ہیں اس لئے ان ہی کی کتاب سے سنئے اور غور سے سنئے بلکہ اگر آنکھیں ہوں تو دیکھ بھی لیجئے حضرت تھانویؒ (الاقتصاد ص ۵) پر فرماتے ہیں ''تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا سکے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا'' فرمایئے جناب! کیا تقلید کی اس تعریف سے دلیل کا نہ ہونا یا دلیل کا نہ جاننا لازم آتا ہے؟ کیا مسئلہ مان لینے کے بعد دلائل کی تحقیق تقلید کے خلاف ہے؟ کیا کسی مسئلہ کے ثبوت کے لئے ائمہ کے بتائے ہوئے دلائل پیش کردینا یا ان کے بتائے ہوئے اصول کے ذریعہ کسی کی ناحق خامہ فرسائی کا جائزہ لینا تقلید کے خلاف ہے؟ کچھ تو فرمایئے۔

قولہ:- سچ تو یہ ہے کہ تقلید اور تحقیق دو متضاد چیزیں ہیں جیسے آگ اور پانی جمع نہیں ہوسکتے رات اور دن ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔

اقول:- پہلے آپ علماء دیوبند کی کتابوں سے تقلید کا معنی سمجھنے کی کوشش کیجئے اس کے بعد دونوں میں تضاد ثابت کیجئے۔

قولہ:- اسی طرح مقلد تحقیق کی خوشبو نہیں پاسکتا۔

اقول:- فرمایئے محترم! علامہ ابن حجر عسقلانیؒ متوفی ۸۵۲ھ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ متوفی ۹۱۱ھ، خطیب بغدادی متوفی ۴۶۳ھ، دار قطنی متوفی ۳۸۵ھ، بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، علامہ قسطلانی، علامہ نووی متوفی ۶۷۷ھ اور بقول نواب صدیق حسن خان بھوپالی امام بخاریؒ متوفی ۲۵۶ھ، امام نسائی متوفی ۳۰۳ھ، جو امام شافعی کے مقلد تھے، عبداللہ ابن مبارک متوفی ۱۸۲ھ، وکیع بن الجراح متوفی ۱۹۷ھ، علامہ عینی ۸۵۵ھ، امام طحاوی متوفی ۳۲۱ھ یحییٰ بن سعید القطان متوفی ۱۹۸ھ، ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ جو امام ابو حنیفہؒ کے مقلد تھے، علامہ ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، ابن قدامہ متوفی ۶۲۰ھ، ابن تیمیہ متوفی ۷۲۸ھ، ابن قیم متوفی ۷۵۱ھ، جو امام احمدؒ کے مقلد تھے، یہ سب محققین میں سے تھے یا نہیں؟ کیا آپ کے ڈھائی نفر کے علاوہ چوتھی صدی کے بعد سے کہیں کوئی محقق پیدا نہیں ہوا؟

قولہ:- اسی لئے انہوں نے علمی تحقیق سے ہٹ کر نفس پرستی اور تعصب کا مظاہرہ کیا ہے۔

اقول:- یہ تو آپ کے ضمیر کے ساتھ اس شخص پر بھی بخوبی ظاہر ہوگا جس نے آپ کے پمفلٹ کے ساتھ میرا رسالہ سرسری نظر سے بھی دیکھا ہوگا کہ کس میں وہی پرانے رٹے رٹائے اعتراض دہرائے گئے ہیں اور کس میں علمی و تحقیقی بات ہے۔

قولہ:- ہم امام ابو حنیفہؒ، وحید الزماں حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان، محمد حسین بٹالوی، اور دوسرے ائمہ مجتہدین اور بزرگان دین کی تقلید نہیں کرتے۔

اقول:- اسی وجہ سے تو امت آپ کو غیر مقلد کہتی ہے اس پر آپ خفا کیوں ہوتے ہیں۔

قولہ:- ان کی صرف وہ بات مانتے ہیں جو قرآن و حدیث سے ثابت ہو۔

اقول:- ہر کس و ناکس اور ہر عالم و جاہل کو معلوم کیسے ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

قولہ:- اور جو مسئلہ قرآن و سنت سے متصادم ہے ہم انہیں تسلیم نہیں کرتے۔

اقول:-

واہ واہ، شاباش صاحب واہ واہ کل تو تھا انکار آج اقرار ہے

چلئے خیر اتنا تو تسلیم کر لئے نا کہ جو مسائل اب تک ادھر سے پیش کئے گئے اور نہ جانے کتنے مسائل ابھی پردۂ خفا میں ہوں گے وہ سب قرآن و حدیث کے خلاف ہیں البتہ یہ سوال ابھی باقی رہ جاتا ہے کہ ان مسائل کے خلاف کبھی آپ کی طرف سے اشتہار بازی کی گئی؟ کوئی پمفلٹ یا کتابچہ شائع ہوا؟ کبھی ان کتابوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی؟ کبھی ان کے مصنفین پر ضال و مضل کا فتویٰ لگایا گیا؟ جس طرح احناف اور مسائل احناف کیخلاف انگریزوں کے دور ہی سے

اشتہار بازیاں ہورہی ہیں اور ضال ومضل کا فتویٰ لگایا جارہا ہے کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ کسی کے دباؤ میں آکر آپ نے سارے مسائل کو قرآن وحدیث کے خلاف کہہ دیا ہو؟ اور اب کوسے جارہے ہوں؟ ع۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

قولہ:- کیونکہ ہم قائل سے زیادہ قول حق کا احترام کرتے ہیں۔

اقول:- ذرا یہ بھی تو بتادیجئے کہ قول حق کو پرکھنے اور معلوم کرنے کا معیار اور کسوٹی آپ کے یہاں کیا ہے؟ کیا ہر کس وناکس جو ابجد ہوز سے بھی ناآشنا ہو اور جو ''یکے از ابنائے قدیم'' کا مطلب بھی نہ سمجھتا ہو وہ قرآن وحدیث سے حق وناحق کو پہچان سکتا ہے؟

قولہ:- نزل الابرار، کنز الحقائق، ہدیۃ المھدی، دلیل الطالب، بدور الاہلہ، ہدایہ، درمختار اور قدوری وغیرہ کی حیثیت ہمارے نزدیک قرآن وحدیث کی طرح نہیں ہے۔

اقول:- جناب من! اس سے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا کبھی کسی حنفی نے ''ہدایہ'' کو قرآن کا درجہ دیا ہے؟ ہاں اب یاد آیا شاید آپ بھی وہی کہنا چاہتے ہیں جو آپ کے حکیم اشرف صاحب لاہوری نے ''نتائج التقلید'' میں مقدمہ ہدایہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حنفیوں کے یہاں ہدایہ قرآن کی طرح ہے، محترم اس شعر کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہدایہ باعتبار صحت قرآن کی طرح ہے بلکہ شعر کا مطلب خود شعر سے ہی ظاہر ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے ساری منزل من السماء کتابوں کو منسوخ کردیا ہے، ایسے ہی ہدایہ نے اپنے پہلے کی فقہ کی ساری کتابوں کو منسوخ کردیا، اگر آپ کو اس سے انکار ہو تو ہدایہ سے بہتر نہیں ہدایہ جیسی ہی کسی کتاب کا نام پیش کیجئے۔

قولہ:- اور نہ ہم ان کے ماننے پر مجبور ہیں۔

اقول:- نہ ہم آپ سے منوا رہے ہیں اور نہ منوا سکتے ہیں البتہ ارائۃ الطریق اور دعاء خیر ہمارا فریضہ ہے وہ ہم کررہے ہیں۔

قولہ:- عظمت رسالت کو سمجھیں، فقہ حنفی کی اشاعت کے بجائے کتاب وسنت کی بالادستی کے لئے کوشش کریں، یہی تقاضہ ہے اسلام کا۔

اقول:- محترم! سچ فرمایئے گا! آپ کی طرف سے قرآن کریم واحادیث کے کتنے تراجم وتفاسیر اور شروحات لکھی گئیں ہیں؟ یہ چھوڑیئے صرف یہ بتایئے کہ کتنے حفاظ وقراء آپ کے پاس ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ قرآن وحدیث کی بالادستی کے بجائے دوسروں کو خوش کرنے اور مقلدین کو گالیاں دینے میں آپ کا سارا وقت صرف ہورہا ہے؟ لیجئے میں آپ کو علماء احناف میں سے صرف علماء دیوبند کی تفسیری خدمات وحدیث کی چند کتب بتائے دیتا ہوں۔ تفسیروں میں ترجمہ شیخ الہند،

ترجمہ مولانا احمد علی لاہوری، بیان القرآن، مشکلات القرآن، فوائد عثمانی، احکام القرآن، معارف القرآن، قصص القرآن، آسان ترجمہ قرآن مجید، احادیث میں لامع الدراری، الکوکب الدری، بذل المجہود، فیض الباری، اعلاء السنن، فتح الملہم، اوجز المسالک، معارف السنن، القول الفصیح، التعلیق الصبیح، جیسی معیاری کتابیں موجود ہیں۔ یہ تو گنتی کی چند کتابیں ہیں ورنہ تو اس کے لئے دفتر درکار ہے، جہاں تک رہی فقہ حنفی کی اشاعت کی بات تو وہ بھی از حد ضروری ہے اس لئے کہ قرآن وحدیث سے براہ راست ہر کس وناکس مسائل کا استنباط نہیں کر سکتا۔

قولہ:- اور یہیں سے آپ کے گاؤں میں جمعہ قائم کرنے کی دلیل بھی مل سکتی ہے۔

اقول:-

یہ سنا ہے حضرت ناصح یہاں آنے کو ہیں میں سمجھتا ہوں جو کچھ مجھ سے وہ فرمانے کو ہیں

حدیث ہی سے تو معلوم ہوا کہ دیہات میں جمعہ کی نماز جائز نہیں، اور آپ لوگ ناجائز کام کا ارتکاب کر رہے ہیں دیکھئے بخاری شریف جلد۱، ص۱۲۳، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں **کان الناس ینتابون الجمعة من منازلهم والعوالی** ، کہ لوگ اپنی اپنی جگہوں اور عوالی یعنی دیہاتوں سے باری باری جمعہ کے لئے آیا کرتے تھے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ''نماز جمعہ، عیدین وغیرہ شہر یا بڑے قصبے کے بغیر نہیں ہوسکتی'' (ابن ابی شیبہ ج۱ص۱۰۱)

قولہ:- ہم نے گذشتہ پمفلٹ میں وعدہ کیا تھا کہ علماء دیوبند کا عقیدہ عوام کے سامنے لائیں گے۔

اقول:- عوام کے سامنے عقیدہ لانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے وہ عقائد کی کتابیں پڑھ لے، کشف وکرامات، الہام وحکایات اور قصہ کہانیوں سے عقیدہ کشید نہیں کیا جاتا۔

قولہ:- اسی ایفائے وعدہ کے تحت ہم قسط وار آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

اقول:- ٹھہر جایئے! دو چار باتیں ہمیں بھی قارئین سے کہنے کا موقع دیجئے، ناظرین ان باتوں کو دھیان سے پڑھئے تاکہ آپ کو مشتہر کے اعتراض کی حقیقت معلوم ہو جائے (۱) کشف وکرامات، الہام اور خوارق عادت امر کا ظہور حق ہے اس میں کسی بھی ایمان والے کو شک نہیں ہوسکتا، شاہ اسماعیل شہید دہلویؒ فرماتے ہیں، ولایت کے شعبوں میں سے ایک الہام بھی ہے جب اس کا تعلق انبیاء سے ہو تو وحی کہتے ہیں اور جب دیگر مقبول بندوں سے ہو تو تحدیث......آگے فرماتے ہیں ولایت کے اعلیٰ مقام میں سے ایک تعلیم غیبی بھی ہے (نیز فرماتے ہیں) رہا خرق عادت یعنی کرامات کا ظہور تو اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پیروکاروں سے خوارق وکرامات کا ظہور اس قدر مشہور اور حد تواتر کو پہونچا ہے کہ اس کے بیان

کرنے کی بالکل ضرورت نہیں (منصب امامت ص ۱ ر تا ۳۶ ر بحوالہ بریلوی فتنہ کا نیا روپ ص ۱۳)
(۲) معجزہ اور کرامامت نبی یا ولی کا فعل نہیں ہوتا بلکہ اللہ کا فعل ہوتا ہے جو نبی اور ولی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے "انما الایات عند الله" دیکھئے احیاء علوم الدین للامام الغزالی، (۳) اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں کوئی چیز ان کے طاقت وقدرت سے باہر نہیں، ان اللہ علی کل شی قدیر
(۴) کشف والہام وغیرہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس طرح وحی کے ذریعہ انبیاء کو بہت سی غیبی باتوں کی اطلاع دیدیتا ہے اسی طرح اولیاء اللہ کو بھی کشف والہام کے ذریعہ کبھی کبھی منجانب اللہ غیبی امور کی اطلاع ہو جاتی ہے اور جس طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کیلئے معجزات کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مقبولیت ظاہر کرنے کیلئے خلاف عادت امور ظاہر فرماتے ہیں جن کو کرامت کہا جاتا ہے، مثلاً عادت یہ ہے کہ مرد وعورت دونوں کے ملاپ سے بچہ پیدا ہو مگر خلاف عادت یہ ہے کہ بیوی مریمؑ کو بغیر مس بشر کے بیٹا مل جائے (سورۂ مریم آیت ۲۰)۔ عادت یہ ہے کہ اونٹنی اونٹ سے پیدا ہو اور خلاف عادت یہ ہے کہ اونٹنی پہاڑ سے پیدا ہو (سورۂ ہود آیت ۶۴)۔ عادت یہ ہے کہ سانپ سنپنی کے انڈے سے نکلے اور خلاف عادت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سانپ بن جائے (سورۂ طٰہٰ آیت ۲۰)۔ عادت یہ ہے کہ آپریشن یا دوا سے جھلی دور ہو جائے اور نابینا دیکھنے لگے اور خلاف عادت یہ ہے کہ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قمیص اور عیسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ لگنے سے بینائی لوٹ آئے (سورۂ یوسف ۹۳)۔ عادت یہ ہے کہ چوپائے چوپایوں کی طرح آواز نکالیں مگر خلاف عادت یہ ہے کہ چوپائے انسانوں کی طرح بات کریں (سورۂ نمل آیت ۸۶)۔ عادت یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد قیامت سے پہلے زندہ نہ ہو، خلاف عادت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کا آدمی گائے کا گوشت لگنے سے زندہ ہو جائے (سورہ بقرہ ۷۳)۔ عادت یہ ہے کہ مچھلی مرجانے اور بھن جانے کے بعد زندہ نہ ہو، خلاف عادت یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی مرنے، بھننے بلکہ آدھا کھا لینے کے بعد زندہ ہو کر دریا میں چلی جائے (سورہ کہف ۶۱)۔ عادت یہ ہے کہ آدمی فطری نیند پوری ہو جانے کے بعد بیدار ہو جائے، خلاف عادت یہ ہے کہ اصحاب کہف ایک غار میں تین سو نو سال تک سوتے رہ جائیں اور انھیں کچھ خبر بھی نہ ہو (سورہ کہف ۲۵)۔ بلکہ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کم مرتبہ والے سے ایسی باتیں ظاہر ہو جاتی ہیں جو زیادہ مرتبہ والے سے ظاہر نہیں ہوتیں، مثلاً بی بی مریمؑ جو ولیہ تھیں انہیں بے موسم پھل مل رہے تھے مگر حضرت زکریا علیہ السلام جو نبی تھے انہیں نہیں مل رہے تھے (سورۂ آل عمران آیت ۳۷)۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے نبی کی بیوی

ہونے کے باوجود کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا اور بیوی مریمؑ کو بغیر خاوند کے لڑکا ہوگیا (سورۂ مریم آیت ۲۰)۔ حضرت یعقوب علیہ السلام دست مبارک روزآنہ منھ پر پھیرتے تھے مگر بینائی واپس نہیں آئی، حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لگنے سے بینائی واپس آگئی (سورۂ یوسف آیت ۹۳)۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ہوا لئے پھرتی تھی مگر وہی ہوا ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چند لمحوں میں مدینہ نہیں پہونچا سکی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نبی تھے مگر تخت بلقیس کا لانا ان کے صحابی کی کرامت ہے (سورۂ نمل آیت ۴۰)۔ چند میل کی دوری سے حضرت عثمانؓ کی شہادت کی غلط خبر کو آپؐ نے یقین مان لیا مگر حضرت عمرؓ مسجد نبوی کے منبر سے نہاوند کے علاقے میں دشمنوں کی حملہ آوری کو محسوس کر لئے (شرح عقائد نسفی ص ۱۰۵، ۱۰۶)۔

یہ سب خلاف عادت چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرامؒ کے ہاتھوں پر ظاہر فرماتے ہیں، اگر ان جیسے واقعات سے عقیدہ کشید کیا جائے اور اس کی بناء پر ضال ومضل کا فتویٰ لگایا جائے تو شاید غیر مقلدین کے ڈھائی نفر کے علاوہ کوئی راہ راست پر نہ رہ جائے۔ افوہ! میں آپ کو بھول گیا، بات لمبی ہوگئی، فرمائیے کیا فرمارہے تھے؟

قولہ:- علماء دیوبند کا علم غیب۔

اقول:- علم غیب نہیں بلکہ کشف وکرامات کے واقعات ہیں، اگر آپ ان سے عقیدہ کشید کریں گے تو نواب صدیق حسن خان بھوپالی، وحید الزماں حیدرآبادی، محمد حسین بٹالوی وغیرہ سمیت علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم، ابن قدامہ، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ اسماعیل شہیدؒ وغیرہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے، دیکھئے کتاب الروح، منصب امامت، انفاس العارفین وغیرہ۔

قولہ:- ......مولانا رفیع الدین صاحب نے فرمایا پہلے میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو، مولانا نے لبادہ دیکھا تو وہ تر تھا، بھیگ رہا تھا، فرمایا واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتویؒ جسد عنصری کیساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہوگیا اور میرا لبادہ تر ہوگیا، اور یہ فرمایا کہ محمود حسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے، میں نے یہ کہنے کیلئے بلایا ہے، مولانا محمود حسن صاحب نے عرض کیا کہ حضرت آپ کے ہاتھ پر میں توبہ کرتا ہوں اس کے بعد اس قضیہ میں کچھ نہ بولوں گا۔

اقول:- یہ وہی کرامت کا واقعہ ہے اس سے آپ کیوں عقیدہ نکال رہے ہیں؟ اگر اس واقعہ کی بنیاد پر آپ علماء دیوبند کو علم غیب کا مدعی اور متصرف امور ثابت کرنے پر مصر ہیں تو لیجئے فتویٰ صادر فرمائیے، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ والد ماجد نے بیان فرمایا کہ جب میں آگرہ میں تھا، ایک

دن مرزا محمد زاہد کے درس سے فارغ ہو کر واپس آ رہا تھا، ایک لمبی گلی میرے راستے میں آئی، میں اس وقت ایک خاص کیفیت کے ساتھ شیخ سعدیؒ کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است　　　جز سر عشق ہر چہ بخوانی بطالت است

سعدی بشوئے دل از نقش غیر حق

اس وقت مجھے آخری مصرع یاد نہیں آ رہا تھا جس کی وجہ سے طبیعت میں ایک عجیب قلق و اضطراب تھا، اچانک ایک شخص فقیر وضع کا میری داہنی جانب سے آیا اور کہا۔

علمے کہ بحق رہ نہ نماید جہالت است

میں نے کہا جزاک اللہ خیر الجزاء: آپ نے میرے دل کی بڑی پریشانی دور کر دی، میں نے ان صاحب کو پان پیش کیا، انہوں نے معذرت کر دی اور کہا میں پان نہیں کھاتا، اس کے بعد وہ بہت تیز قدم بڑھانے لگے یہاں تک کہ انہوں نے ایک قدم اٹھایا اور گلی کے آخری حصہ پر رکھ دیا، میں سمجھ گیا کہ یہ روح مجسم ہے، میں نے آواز دی کہ اپنا نام تو ضرور بتا دیجئے تا کہ میں ایصال ثواب کروں، انہوں نے جواب میں فرمایا، سعدی ہمیں فقیر است (سعدی اس فقیر کو کہتے ہیں) (انفاس العارفین ص ۴۵)۔

فرمایئے! یہ عقیدہ قرآن کی آیت کے مخالف ہے یا موافق؟ حضرت نانوتویؒ کے واقعہ کی طرح اس واقعہ میں علم غیب اور مردے کا تصرف ثابت ہو رہا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو یہ دورنگی چال کیوں؟ اور اگر ہاں تو پھر ان پر بھی ضال و مضل کا فتویٰ لگا کر اپنی ایک الگ دنیا بنا لیجئے۔

قولہ:- قارئین کرام اس حکایت کو بار بار پڑھئے۔

اقول:- اور غیر مقلدین کی جہالت و بددیانتی پر داد دیجئے۔

قولہ:- اور آپ خود ہی فیصلہ لیجئے۔

اقول:- اور آپ اپنی سمجھدانی کو چھٹی مچھر دانی سے بدل لیجئے تا کہ دو چار باتیں گھس سکیں۔

قولہ:- کہ کس طریقے سے علماء دیوبند اپنی قبروں کے اندر دنیا کے جھگڑوں سے باخبر ہیں۔

اقول:- صرف علماء دیوبند نہیں بلکہ شیخ سعدی بھی دنیاوی حالات سے باخبر ہیں۔

قولہ:- اور یہی نہیں بلکہ قبر سے نکل کر مشورہ دینے کیلئے دارالعلوم دیوبند تشریف لاتے ہیں۔

اقول:- شیخ سعدی بھی اپنی قبر سے نکل کر دہلی میں اپنی کتاب پڑھانے کیلئے آتے ہیں اور شاہ ولی اللہ کے نقل کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورا خاندان ولی اللہی کا اس پر اتفاق ہے جو بقول شما اساطین غیر مقلدین میں سے ہیں۔

قولہ:- کیااس میں علم غیب کا دعویٰ نہیں۔

اقول:- اس سے علم غیب کا دعویٰ نکالنا آپ جیسے اردو دانوں اور غیر مقلدوں کا کام ہے۔

قولہ:- کیااس میں مردوں کو تصرف کا حق نہیں دیا گیا ہے۔

اقول:- نہیں بلکہ اس میں اللہ تصرف کرا رہے ہیں اور کوئی چیز اس کیلئے مشکل نہیں، شاہ اسماعیل شہیدؒ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جو حکیم مطلق ہے ان اولیاء مقربین کو عالم کون کے تصرفات میں واسطہ بناتا ہے جیسے بارشوں کا نازل ہونا اور درختوں کا نشو ونما پانا.................اور حالات کا پلٹا کھانا، بادشاہوں پر اقبال یا ادبار آنا، دولت مندوں، فقراء مساکین کے احوال کا بدل جانا، بلاؤں کا حائل ہو جانا اور وباؤں کا ہٹ جانا، ان جیسے دوسرے تصرفات۔

قولہ:- یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے۔

اقول:- قرآن کے خلاف نہیں بلکہ آپ کی سمجھدانی کے خلاف ہے۔

قولہ:- آپ ملاحظہ کریں سورہ انعام آیت ۵۹۔

اقول:- آپ پڑھیں قرآن کے ساتھ ساتھ مفسرین ومحدثین کی کتابیں اور دیکھیں شاہ ولی اللہؒ کی انفاس العارفین، ابن تیمیہ کی **الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان**، علامہ ابن قیمؒ کی کتاب الرویا وغیرہ۔

قولہ:- مردہ ہنسنے لگا۔

اقول:- ابھی تو ہنس ہی رہا ہے، تھوڑی دیر بعد ہم علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور آپ کے شیخ ابن قیم کے حوالہ سے بات بھی کرائیں گے۔

قولہ:- شیخ ابن الجلا مشہور بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں: جب میرے والد کا انتقال ہوا اور ان کو نہلانے کیلئے تختہ پر رکھا تو ہنسنے لگے، نہلانے والے چھوڑ کر چل دئے، کسی کی ہمت ان کو نہلانے کی نہ ہوئی، ایک اور بزرگ ان کے رفیق آئے انھوں نے غسل دیا۔

اقول:- لو چلو فیصلہ ہی ہو گیا، اب آپ کیساتھ ابن حجر، ابن قیم، ابن تیمیہ وغیرہ بھی نہیں رہے، دیکھئے حضرت زید بن خارجہؓ جو جلیل القدر صحابی ہیں مرنے کے بعد جب کہ جنازہ تیار ہو چکا تھا اور لوگ نماز جنازہ کے لئے حضرت عثمان غنیؓ کا انتظار کر رہے تھے تو انہوں نے حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا السلام علیکم ''انصتوا انصتوا'' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں شہادت دی اور صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کے صدق وامانت کی شہادت دی اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں کہا کہ چار سال گذر چکے ہیں دو سال اور گزر جائیں گے اس کے بعد فتنوں کا سلسلہ

ہے۔ دیکھئے زید بن خارجہؓ غیب کی خبر بھی دے رہے ہیں اور مرنے کے بعد بات بھر کر رہے ہیں، ابن حجرؒ فرماتے ہیں "**وذکرہ البخاری وغیرہ انہ تکلم بعد الموت**"، یعنی امام بخاریؒ نے بھی اوران کے علاوہ اور لوگوں نے بھی ذکر کیا ہے کہ زید بن خارجہؓ نے موت کے بعد کلام کیا تھا، (الاصابہ صفحہ ۳۴) اسی طرح آپ کے شیخ ابن القیم نے "کتاب الروح" میں ابن ابی الدنیا کی روایت سے سند کیساتھ یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ مشہور تابعی ابوقلابہ نے خود بیان کیا ہے کہ: میں شام سے بصرہ کی طرف آیا ایک منزل پر میں نے قیام کیا، وہاں میں نے رات کو وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں، وہیں ایک قبر بھی تھی میں اس قبر پر سر رکھ کر سو گیا پھر میری آنکھ کھل گئی تو صاحب قبر نے شکایت کرتے ہوئے مجھ سے کہا: تو نے آج رات مجھے ایذاء پہونچائی (یعنی تمہارا سر رکھ کے سونا میرے لئے باعث تکلیف ہوا) پھر اسی صاحب قبر نے کہا، تم زندہ لوگ عمل کرتے ہو اور اس کے نتیجہ کا تم کو علم نہیں ہے اور ہم مردوں کو علم ہو گیا ہے مگر افسوس ہم عمل نہیں کرتے (کتاب الروح ص۱۲ ار بحوالہ بریلوی فتنہ کا نیا روپ) اسی طرح کے نہ جانے کتنے واقعات کتابوں میں درج ہیں اگر ان واقعات کو نقل کرنے سے یا فضائل اعمال کو صحیح مان لینے کی وجہ سے کسی پر ضال و مضل اور گمراہی کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے تو اس سے پہلے صاحب واقعہ اور جن اکابرین کی کتاب میں یہ واقعات درج ہیں ان پر یہ فتویٰ لگانا چاہئے۔

قولہ:- یہ اس کتاب کا حوالہ ہے جسے تبلیغی جماعت قرآن سے بھی زیادہ تلاوت کرتی ہے اور پوری دنیا میں اس کتاب کی تعلیمات کی تبلیغ کرتی ہے۔

اقول:- یہ آپ کا ایک سفید جھوٹ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے، آپ تین دن تبلیغی جماعت کیساتھ نکلئے اور دیکھئے کہ تبلیغی جماعت زیادہ قرآن کی تلاوت کرتی ہے یا آپ جیسے قرآن کے نام لیوا؟ ساتھ ساتھ اپنے حفاظ وقراء کا تبلیغی جماعت کے حفاظ وقراء سے موازنہ کیجئے اور پھر بتائیے کہ کس کے پاس کتنے حافظ وقاری ہیں۔

قولہ:- اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیے کہ تبلیغی جماعت کا عقیدہ کتنا ٹھوس اور کتنا مضبوط ہے۔

اقول:- جناب من! یہ عقیدہ نہیں بلکہ کرامت کا ایک واقعہ ہے، اگر آپ کرامت کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں تو صاف اور صریح الفاظ میں تحریر کیجئے؟۔

قولہ:- ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

اقول:- آپ کو شکایت کرنے یا کچھ کہنے کا حق ہی کہاں رہ گیا جب آپ کے شیخ ابن قیم، اور شاہ ولی اللہ وغیرہ پہلے ہی مردوں سے بات کرا کر جا چکے ہیں۔

قولہ:- ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ پیٹ سے پہلے کیا ہے؟ ملاحظہ فرمائیں۔
اقول:- حضرت! ابھی تک کہاں تھے؟ چودہ سو سال پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ جو چیز بتا کر جا چکے ہیں اسے آپ آج ملاحظہ فرما رہے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ کتابوں سے آپ کو نفرت ہے؟ آخر کیوں آج تک آپ نے ملاحظہ نہیں کیا؟

قولہ:- خان صاحب فرماتے ہیں کہ: مولانا نانوتویؒ فرماتے تھے شاہ عبدالرحیم صاحب ولایتی کے ایک مرید تھے جن کا نام عبداللہ خان تھا، اور یہ قوم کے راجپوت تھے اور یہ حضرت کے خاص مریدوں میں سے تھے، ان کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویذ لینے کیلئے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے کہ تیرے گھر میں لڑکی ہوگی اور جو آپ بتلا دیتے تھے وہی ہوتا تھا۔

اقول:- اللہ تعالیٰ کشف والہام کے ذریعہ اپنے بندوں کو اس کی اطلاع دے سکتا ہے، اللہ کے لئے کوئی چیز مشکل نہیں، دیکھئے امام غزالیؒ ''احیاء علوم الدین'' میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی وفات کے وقت اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ صدیقہؓ سے فرمایا کہ میرے وارث تمہارے علاوہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں (حالانکہ اس وقت حضرت عائشہؓ کی ایک ہی بہن حضرت اسماءؓ تھیں مگر) حضرت ابوبکرؓ کی بیوی (بنت خارجہ) حاملہ تھیں، بعد میں ان سے لڑکی پیدا ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کو (بطور کشف والہام) پہلے ہی سے معلوم ہو گیا تھا کہ بچی پیدا ہوگی (احیاء علوم الدین بحوالہ بریلوی فتنہ کا نیا روپ ۱۱۸) اس واقعہ میں حضرت ابوبکرؓ پیدا ہونے سے پہلے خبر دے رہے ہیں کہ بچی پیدا ہوگی، اور لیجئے سنئے آپ کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی بھی کچھ ایسی ہی خبر دے رہے تھے، چنانچہ میاں صاحب کے سوانح نگار فضل حسین بہاری ''الحیات بعد الممات'' میں لکھتے ہیں ''میاں صاحب نے فرخ آباد کے ایک باشندے سید عبدالعزیز کے نام ایک خط میں لکھا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ آپ کو صالح اولاد عطا فرمائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مکمل امید ہے کہ انکی تعداد زیادہ ہوگی (اس کے بعد اپنا خواب ذکر کر کے کہا) اور میں بھی یقیناً انہیں دیکھوں گا۔ سید عبدالعزیز کہتے ہیں کہ اب میرے چار بیٹے ہیں اور ۱۹۰۰ء میں میں نے دہلی کا سفر کیا، یہ میاں صاحب سے فیض حاصل کرنے کا آخری موقع تھا، چنانچہ آپ میرے بیٹوں کو میرے ساتھ دیکھ کر بہت خوش ہوئے (الحیاۃ بعد المماۃ ۱۸۷)۔

خط کشیدہ الفاظ کو بار بار پڑھئے اور بتائیے کہ دونوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟ انصاف شرط ہے۔

قولہ:- قارئین کرام ذرا سوچئے! کہ اگر یہ تصدیق کسی عام آدمی کی ہوتی تو کہا جاسکتا تھا کہ اس نے غلطی کی ہوگی، لیکن حکیم الامت صاحب فرمارہے ہیں یہ کہہ کرنہیں ٹالا جاسکتا کہ کسی کم فہم نے کہہ دیا ہوگا۔

اقول:- یہاں نہ تو کسی عام آدمی نے غلطی کی ہے اور نہ حکیم الامت نے، بلکہ آپ کے فہم مبارک کی غلطی ہے اس لئے آپ علماء دیوبند کی کتابوں سے اس کا علاج کیجئے۔

قولہ:- خواجہ ابو محمد کی ہمشیرہ بھی نہایت بزرگ متقیہ تھیں، ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتی تھیں، جس کی وجہ سے نکاح کی رغبت نہیں ہوتی تھی، ایک مرتبہ خواجہ ابو محمد ان کے پاس آئے اور فرمایا کہ ہمشیرہ تمہارے پیٹ سے ایک لڑکے کا وجود جو ایک وقت قطب الاقطاب ہونے والا ہے مقدر ہو چکا ہے اور وہ بلا نکاح ممکن نہیں، اس لئے تم نکاح کرلو (تاریخ مشائخ چشت ۵۶/کتب خانہ اشاعت العلوم متصل مظاہر علوم سہارنپور)۔

اقول:- اسی طرح کی خبر حضرت ابو بکرؓ اور میاں نذیر حسین دہلوی بھی دے چکے ہیں۔

قولہ:- آپ دیکھ رہے ہیں پہلی حکایت کے اندر بچہ ماں کے پیٹ میں ہے اور خبر دی جارہی ہے کہ مذکر ہے یا مؤنث لیکن دوسرے واقعہ میں ابھی شادی نہیں ہوئی ہے اور نطفہ کا پتہ نہیں ہے اور قطب الاقطاب کی خبر دیجارہی ہے۔

اقول:- اللہ تعالیٰ غیبی امور کی اطلاع دینے کے لئے اپنے بندوں کو واسطہ بنا سکتا ہے جیسا کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ کی صراحت گزر چکی ہے۔

قولہ:- کیا فرماتے ہیں علماء دیوبند اس عقیدہ کے بارے میں۔

اقول:- وہی جو شروع سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو کشف والہام کے ذریعہ بعض غیبی امور کی خبر دے دیتے ہیں اور ہاں ساتھ ساتھ آپ کو آپ کی جہالت و بددیانتی پر بھی داد بھی دیں گے۔

قولہ:- کون سی تاویل کریں گے۔

اقول:- وہی جو آپ صدیق اکبرؓ اور میاں نذیر صاحب کے واقعہ کی کریں گے۔

قولہ:- جب کہ یہ عقیدہ قرآن کریم کی آیتوں کے خلاف ہے۔

اقول:- پہلے آپ قرآن کی آیتوں کا ترجمہ اور اس کی تفسیر پڑھئے، پھر خلاف ہونا ثابت کیجئے، اگر بالفرض خلاف ثابت ہو بھی گیا تو صدیق اکبرؓ، امام غزالیؒ، فضل حسین بہاری، اور میاں نذیر حسین وغیرہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوں گے یا نہیں؟ جو بھی رائے ہو آئندہ ضرور ظاہر فرمائیے گا۔

قولہ:- عقیدۂ وحدت الوجود یعنی سب کا وجود اللہ کا وجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اقول:- وہ شخص وحدت الوجود جیسے باریک مسئلہ کو کیا سمجھے گا جو ''یکے از ابنائے قدیم'' کا مطلب نہ سمجھ سکے۔

قولہ:- .....تو میاں صاحب نے پوچھا: بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟ اس نے کہا: حضرت! رُوسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں، میاں صاحب بولے تم کیوں شرماتی ہو؟ کرنے والا کون؟ کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے۔ رنڈی یہ سن کر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا: لاحول ولاقوۃ، اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی، میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں ہو گئے، وہ اٹھ کر چل دی۔

اقول:- وحدۃ الوجود صوفیا کا ایک دقیق اور غامض مسئلہ ہے اس کے وہ معنی مراد لینا جو فریق مخالف مراد لے رہا ہے کہ خالق اور مخلوق دونوں ایک ہیں اور دونوں کا فعل ایک ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، تو ایسا عقیدہ یقیناً کفر ہے اور اس کے کفر کے بارے میں ذرہ برابر شبہ نہیں، لیکن صوفیا کے ''وحدۃ الوجود'' کا یہ معنی لینا نہ صرف علماء دیوبند بلکہ علماء غیر مقلدین کی صراحتوں کے بھی خلاف ہے، دیکھئے ''ہدیۃ المہدی ص ۵۰، ۵۱)۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی سمجھ میں صوفیا کا قول نہ آئے تو اس کو علماء ظاہر کے قول پر اعتماد رکھنا چاہئے مگر صوفیا سے مزاحمت بھی نہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ ان کا کشف اور ذوق ہے.......اگر کسی کی عقل میں اس کا کشفی اور ذوقی ہونا بھی نہ آئے تو وہ یہ سمجھ لے کہ وحدۃ الوجود ان حضرات کی خاص حالت اور کیفیت کا نام ہے جو غلبۂ عشق اور محبت الٰہیہ سے ان پر وارد ہوتا ہے جیسا کہ عشاق مزاجی پر بھی اس قسم کی کیفیت بعض دفعہ طاری ہو جاتی ہے......اگر کسی مغلوب الحال کے شاعرانہ کلام یا والہانہ عنوان سے کسی ایسے مضمون پر ابہام ہوتا ہو جو بظاہر توحید اسلامی کے خلاف ہے تو اس کے سمجھنے کے لئے کسی محقق عارف سے رجوع کرنا چاہئے جو اصطلاحات صوفیاء سے واقف ہو، خود اپنی رائے سے کوئی مطلب متعین نہ کرے (طریق السداد فی اثبات الوحدۃ ونفی الاتحاد ۲۵) مثلاً اگر خوشی اور غلبہ حال کے وقت کسی کی زبان سے یہ نکل جائے'' کہ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں'' تو اس کو اس کے غلبہ حال کی بنا پر چھوڑ دیا جائے گا اور اس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائے گا (بخاری مسلم) اسی طرح اگر کسی نے غلبہ حال میں آکر یہ کہہ دیا ''لا موجود الا اللہ'' کہ اللہ کے علاوہ کسی چیز کا وجود نہیں تو اس پر بھی کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جائیگا کہ اس نے پوری کائنات کے وجود کا انکار کر دیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حقیقی بقاء صرف اسی کی ذات کو ہے باقی سب فانی ہے،

دیکھئے امام بخاریؒ کثرت سے نوافل پڑھنے والے کے بارے میں حدیث قدسی نقل فرماتے ہیں کہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب میں اس سے محبت کرلیتا ہوں تو اس کا وہ کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، وہ آنکھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، وہ ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس حدیث کی بنا پر یہ کہنا کہ اللہ اس کا ہاتھ کان اور آنکھ ہیں تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا کچھ اور ہی مطلب ہوگا، اسی طرح اگر مذکورہ واقعہ کی کوئی تاویل ہوسکتی ہے کرلی جائیگی ورنہ تو اس کو غلبۂ حال پر چھوڑ دیا جائیگا، اس سے عقیدہ کشید کر کے کفر کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا جیسا کہ علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے ''تنبیہ الغبی بتبرئة ابن عربی'' میں اس کی صراحت کی ہے (بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۴۴) اور اس وحدۃ الوجود کے قائل صرف صوفیا ہی نہیں بلکہ غیر مقلدین بھی ہیں دیکھئے (التاج المکلل، ہدیۃ المہدی، نواب صدیق حسن خان و نواب وحید الزماں حیدرآبادی۔

قولہ:- قارئین کرام! اس واقعے پر غور کیجئے بار بار پڑھئے۔

اقول:- پڑھ بھی لیا، غور بھی کرلیا، جواب بھی دیدیا، البتہ آپ کی طرف سے آج تک کوئی جواب نہیں آیا ہے، جواب دہی کی کوشش کیجئے۔

قولہ:- دیکھئے کہ علماء دیوبند جو دوسروں پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور انہیں بدعقیدہ، لامذہب، غیر مقلد، جاہل، گمراہ، گستاخ صحابہ جیسے القاب سے نوازتے ہیں، وہ اپنے عقیدہ پر غور کریں۔

اقول:- محترم! علماء دیوبند آپ پر کیچڑ نہیں اچھالتے ہیں بلکہ آپ کے آنے والے عقائد کے بناء پر بدعقیدہ، مولانا حسین بٹالوی اور مولانا اسماعیل سلفی کی صراحت کی وجہ سے لامذہب (اشاعت السنۃ شمارہ ۸/فتویٰ علماء اہلحدیث) نواب صدیق حسن خان کی صراحت کی وجہ سے جاہل (الحطہ ۱۵۳) شاہ اسحاق صاحب کی صراحت کی وجہ سے گمراہ (تنبیہ الضالین ۳۶) اور صحابۂ کرام کی شان میں گستاخیاں کرنے کیوجہ سے گستاخ صحابہ کہتے ہیں، فرمایئے! کیا صحابۂ کرام کے قول کو نہ ماننا (دلیل الطالب ۶۱۷) اور اپنے علماء کی ہر بات کو مان لینا، خطبے میں خلفاء راشدین کے ذکر کو بدعت کہنا (ہدیۃ المہدی ج ا/ص ۱۱۰) غیر صحابی کو صحابی سے افضل بتانا (جلد ا/صفحہ ۹۰) حضرت عمرؓ، حضرت معاویہؓ وغیرہ بہت سے صحابہ کرام کو فاسق کہنا (نزل الابرار جلد ۲/صفحہ ۹۴)، حضرت علیؓ کی خلافت کو نام نہاد کہنا (خلافت راشدہ صحہ ۵۵) حضرات حسنینؓ کی شان میں بکواس کرنا (سیدنا حسن بن علیؓ صفحہ ۲۳) وغیرہ گستاخی ہے یا نہیں؟ سوچ سمجھ کر بتایئے گا۔

قولہ:- اگلا پمفلٹ خصوصی طور سے فضائل اعمال میں موجود عقائد کے تعلق سے ہوگا۔

اقول:۔

یہ سنا ہے حضرت ناصح یہاں آنے کو ہیں　　میں سمجھتا ہوں جو کچھ مجھ سے وہ فرمانے کو ہیں

ضرور لائیے، البتہ کچھ لکھنے سے پہلے میرا یہ رسالہ ضرور بار بار پڑھ لیجئے گا۔

ناظرین کرام! یہاں تک اشتہار کا جواب مکمل ہوا، اگر اسے غور سے پڑھ لیا جائے تو انشاء اللہ فضائل اعمال کے بارے میں آنے والی ساری بکواس ہباءا منثورا ہو جائے گی۔ اب اخیر میں جواب آں غزل کے طور پر غیر مقلدین کے چند عقائد میں بھی تحریر کرتا ہوں جن کا جواب گذشتہ تقریباً پچاس ۵۰/مسائل سمیت فریق مخالف کے ذمہ قرض ہوگا (۱) میاں بیوی کا آپسی محبت کو برقرار رکھنے کے لئے اللہ پر جھوٹ بولنا جائز ہے (فتویٰ اہلحدیث صفحہ ۳۷۰) (۲) رام چندر، لچھمن، اور کرشن وغیرہ نبی تھے (ہدیۃ المھدی ۸۵) (۳) عیسیٰ علیہ السلام کے باپ تھے اور یہ کہنا کہ عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے غلط ہے (عیون زمزم ۴۰/العطر البلیغ) (۴) غیر مقلدین حاضر ناظر ہونے کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نماز پڑھنے والے کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں (مسک الختام ص ۲۴۴) (۵) غیر اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے چنانچہ نواب صاحب کا یہ شعر مشہور ہے۔

قبلۂ دین مددے　　کعبۂ ایمان مددے

ابن قیم مددے　　قاضی شوکان مددے (التاج)

(۶) غیر مقلدین کے عقیدے کے مطابق حضور ﷺ مسلمانوں میں تشریف لائے تھے (مقاصد الامامت صفحہ ۱۵) (۷) بے نمازی کافر ہے (فتویٰ اہلحدیث جلد ا/صفحہ ۳۷۷) (۸) اللہ ہر جگہ موجود نہیں ہے (ہدیۃ المھدی جلد ا/صفحہ ۲۳) (۹) لفظ اللہ سے ذکر کرنا بدعت ہے (البنیان المرصوص صفحہ ۱۷۳) (۱۰) اللہ کا مکان ہے (ہدیۃ المھدی جلد ا/صفحہ ۹/ونزل الابرار) (۱۱) سلیمان علیہ السلام کے واقعے میں جس کا ذکر قرآن میں آیا ہے، ہُدہُد انسان تھا (العطر البلیغ صفحہ ۱۹) (۱۲) سورۂ عبس میں عابس سے مراد کافر ہے (العطر البلیغ ۷۸) (۱۳) یونس علیہ السلام کو مچھلی نے نہیں نگلا (العطر البلیغ صفحہ ۲۹) (۱۴) مقلدین خواہ دیوبندی ہوں یا بریلوی مسلمان نہیں، ان سے نکاح کرنا جائز نہیں (سیاحۃ الجنان صفحہ ۴)

نوٹ:۔

اگر واقعتاً آپ اہل حدیث ہیں تو آپ پر لازم ہے کہ ”غیر مقلدین کی ناحق خامہ فرسائی کا تحقیقی جائزہ“ اور اس رسالے کا تحریری جواب شائع کریں۔ ساتھ ساتھ جو مسائل ”مدرسہ عربیہ بیت

العلوم‘‘ بنکے گاؤں کی جانب سے شائع کئے گئے انہیں قرآن اور صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کریں اور اگر نہیں کر سکتے (اور یقیناً نہیں کر سکتے) تو اپنے اہل حدیث ہونے کا دعویٰ ترک کر کے اپنی لا مذہبیت کا اعلان کر دیں۔

ان ارید الا الاصلاح ماستطعت وما توفیقی الاباللہ

االلهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

والحمد لله اولا وآخرا وصلى الله تعالى على محمد وآله واصحابه اجمعين برحمتك

يا ارحم الراحمين

عبدالرشید قاسمی سدھارتھ نگری

یکے از ابنائے قدیم مدرسہ انوار العلوم دھسہا، لہرا، سدھارتھ نگر، یوپی، انڈیا

یوم الخمیس، مابین العشائین

۲۰۱۵/۱۰/۲۱ء

۱۴۳۷/۱/۷ھ

07408982924